وہ گاؤں جو ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ روشن ہوتا ہے

مہکتی چاندنی کے منتظر اُنچائی

ہفتے میں صرف ایک گھنٹہ کے لیے روشن ہونے والے ضلع کوہ نما کے گاؤں ریشم ڈھوک میں بجلی کا کھمبا لگے تین سال ہو چکے ہیں۔ ہر کھمبے پر ایک روشن بلب لگا ہے، تار کھنچے ہیں، اور گاؤں کے مکین ہر جمعہ کی شام اس بلب کو روشن ہوتا دیکھنے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ مقامی روایت کے مطابق یہ بلب ہفتے کی شام سات بج کر پندرہ منٹ پر جلتا ہے اور ٹھیک اکتالیس منٹ بعد بجھ جاتا ہے۔ گاؤں کے بزرگ اسے ’’چاند کا وقت‘‘ کہتے ہیں۔

ریشم ڈھوک کی آبادی تقریباً ۶۲ گھروں پر مشتمل ہے۔ یہاں کے زیادہ تر مرد روزگار کے سلسلے میں شہر گئے ہوئے ہیں اور عورتیں زیادہ تر بکریاں پالتی ہیں۔ گاؤں میں نہ اسکول ہے نہ دکان، صرف ایک چائے کا کھوکھا ہے جو ہفتے کے چار دن بند رہتا ہے۔ اس کے باوجود جمعہ کی شام کو یہاں اتنا رش ہوتا ہے کہ پاس کے گاؤں سے لوگ پیدل آتے ہیں۔ کھوکھے والے کا کہنا ہے کہ اس دن وہ چائے کے ساتھ بسکٹ بھی بیچتا ہے۔

بلب کی روشنی زرد ہے اور اتنی کمزور ہے کہ پڑھنا ممکن نہیں، مگر گاؤں کے لوگ کہتے ہیں کہ روشنی کا مقصد پڑھنا نہیں بلکہ یاد رکھنا ہے۔ ایک بزرگ نے بتایا کہ ان کے والد نے یہ کھمبا لگتے دیکھا تھا اور ان کے دادا نے اس کے لیے چندہ دیا تھا۔ یوں یہ بلب نسل در نسل ایک وعدے کی علامت بن چکا ہے۔ گاؤں کے بچے اسکول میں پڑھتے ہیں کہ ہفتے کا ایک دن اندھیرا کیسا ہوتا ہے، اور یہ سبق کتاب سے نہیں بلکہ اپنے گھر کی چھت سے سیکھتے ہیں۔

بجلی کا یہ کھمبا محکمہ توانائی کے ایک منصوبے کے تحت لگایا گیا تھا جو دور دراز دیہات میں شمسی پینل تقسیم کرتا ہے۔ منصوبے کے افسر کے مطابق ریشم ڈھوک کو شمسی پینل اس لیے نہیں دیے گئے کہ وہاں دھوپ کم آتی ہے اور برف باری کے دنوں میں پینل بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس لیے وہاں صرف ایک بلب کا کنکشن دیا گیا جو بیٹری سے چلتا ہے۔ بیٹری کی گنجائش اتنی ہے کہ ہفتے میں ایک بار چارج ہو کر ایک گھنٹہ چل سکے۔ منصوبے کی لاگت کا تخمینہ ۴ لاکھ روپے تھا۔

گاؤں کے نوجوان اب اس روشنی کو بڑھانے کا خواب دیکھتے ہیں۔ ان کا منصوبہ ہے کہ ایک اور بلب لگایا جائے اور بیٹری بڑی کی جائے تاکہ دو گھنٹے روشنی رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ہفتے میں ایک گھنٹہ روشنی ہے تو اتوار کو دو گھنٹے کیوں نہیں ہو سکتے۔ محکمے کے دفتر میں درخواست جمع کی گئی ہے اور فائل پر دستخط ہو چکے ہیں۔ ابھی یہ معلوم نہیں کہ اگلا بلب کب آئے گا، مگر گاؤں کے لوگ پُرامید ہیں کہ اگر پہلا بلب تین سال میں آ سکتا ہے تو دوسرا بھی انتظار کے قابل ہے۔

ریشم ڈھوک کے مکین ہفتے میں ایک گھنٹہ روشن ہونے والے بلب کو ہفتہ وار تقریب میں خوش آمدید کہتے ہیں

ضلع ہفت ماہی / ہفتہ وار تقریب

ریشم ڈھوک، ضلع ہفت ماہی کے بالائی حصے میں واقع ایک گاؤں ہے جہاں بجلی کا کھمبا پچھلے تین سال سے لگا ہوا ہے مگر بلب صرف ہفتے میں ایک گھنٹے کے لیے روشن ہوتا ہے۔ ہر جمعہ کی شام سات بجے گاؤں کے مکین اس بلب کو روشن ہوتا دیکھنے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ اس ہفتے یہ تقریب پچھلے جمعہ کو منعقد ہوئی جس میں گاؤں کے بچے، بزرگ اور چند مہمان شریک ہوئے۔ مقامی روایت کے مطابق یہ بلب ہفتے کی شام سات بج کر پندرہ منٹ پر جلتا ہے اور ٹھیک اکتالیس منٹ بعد بجھ جاتا ہے۔ گاؤں کے بزرگ اسے ’’چاند کا وقت‘‘ کہتے ہیں۔

ریشم ڈھوک کی آبادی تقریباً ۶۲ گھروں پر مشتمل ہے۔ یہاں کے زیادہ تر مرد روزگار کے سلسلے میں شہر گئے ہوئے ہیں اور عورتیں زیادہ تر بکریاں پالتی ہیں۔ گاؤں میں نہ اسکول ہے نہ دکان، صرف ایک چائے کا کھوکھا ہے جو ہفتے کے چار دن بند رہتا ہے۔ اس کے باوجود جمعہ کی شام کو یہاں اتنا رش ہوتا ہے کہ پاس کے گاؤں سے لوگ پیدل آتے ہیں۔ کھوکھے والے کا کہنا ہے کہ اس دن وہ چائے کے ساتھ بسکٹ بھی بیچتا ہے۔

بلب کی روشنی زرد ہے اور اتنی کمزور ہے کہ پڑھنا ممکن نہیں، مگر گاؤں کے لوگ کہتے ہیں کہ روشنی کا مقصد پڑھنا نہیں بلکہ یاد رکھنا ہے۔ ایک بزرگ نے بتایا کہ ان کے والد نے یہ کھمبا لگتے دیکھا تھا اور ان کے دادا نے اس کے لیے چندہ دیا تھا۔ یوں یہ بلب نسل در نسل ایک وعدے کی علامت بن چکا ہے۔ گاؤں کے بچے اسکول میں پڑھتے ہیں کہ ہفتے کا ایک دن اندھیرا کیسا ہوتا ہے، اور یہ سبق کتاب سے نہیں بلکہ اپنے گھر کی چھت سے سیکھتے ہیں۔

بجلی کا یہ کھمبا محکمہ توانائی کے ایک منصوبے کے تحت لگایا گیا تھا جو دور دراز دیہات میں شمسی پینل تقسیم کرتا ہے۔ منصوبے کے افسر کے مطابق ریشم ڈھوک کو شمسی پینل اس لیے نہیں دیے گئے کہ وہاں دھوپ کم آتی ہے اور برف باری کے دنوں میں پینل بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس لیے وہاں صرف ایک بلب کا کنکشن دیا گیا جو بیٹری سے چلتا ہے۔ بیٹری کی گنجائش اتنی ہے کہ ہفتے میں ایک بار چارج ہو کر ایک گھنٹہ چل سکے۔ منصوبے کی لاگت کا تخمینہ ۴ لاکھ روپے تھا۔

گاؤں کے نوجوان اب اس روشنی کو بڑھانے کا خواب دیکھتے ہیں۔ ان کا منصوبہ ہے کہ ایک اور بلب لگایا جائے اور بیٹری بڑی کی جائے تاکہ دو گھنٹے روشنی رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ہفتے میں ایک گھنٹہ روشنی ہے تو اتوار کو دو گھنٹے کیوں نہیں ہو سکتے۔ محکمے کے دفتر میں درخواست جمع کی گئی ہے اور فائل پر دستخط ہو چکے ہیں۔ ابھی یہ معلوم نہیں کہ اگلا بلب کب آئے گا، مگر گاؤں کے لوگ پُرامید ہیں کہ اگر پہلا بلب تین سال میں آ سکتا ہے تو دوسرا بھی انتظار کے قابل ہے۔

ضلع ہفت ماہی کے ہفتہ وار میلے میں ریشم ڈھوک کے بلب کو روشن کرنے کی تقریب